عرب جمہوریہ مصر　　۲ رمضان ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　۲۴ مارچ ۲۰۲۳ء

روزہ اور اعلی اقدار و اخلاق

ماہِ رمضان خدا کی رحمتوں کے نزول کا مہینہ ہے جس میں اس کی نوازش وعطا کی رم جھم برسات ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: تمہاری زندگی کے کچھ دنوں میں اللہ تعالی کی برکتیں نازل ہوتی ہیں، ان برکتوں سے اپنے دامن کو بھر لیا کرو، جس کو بھی اس کا تھوڑا سا حصہ مل جائے پھر وہ کبھی بھی بدنصیبی کا چہرہ نہیں دیکھے گا! یہی وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ" "رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا، اس میں لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلے کی روشن باتیں ہیں" [بقرہ:۱۸۵] اس کے بارے میں آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب سمجھ کر روزہ رکھا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب سمجھ کر راتوں میں قیام کیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب سمجھ کر شب قدر میں قیام کیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

روزہ ایسا مدرسہ ہے جہاں پر اخلاق واقدار کا مکمل درس دیا جاتا ہے۔ عبادتوں کا حقیقی فائدہ اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک وہ عبادت کرنے والوں کے سلوک پر اخلاق واقدار کا ملمع نہ کر دیں، لہذا جس کی نماز اسے بری اور گندی باتوں سے نہ روکے اس کی نماز حقیقت میں نماز ہی نہیں ہے، جس کا حج اسے گناہوں سے نہ روکے تو حقیقت یہ ہے کہ اس کا حج حج ہی نہیں ہے اور جس کا روزہ اسے برے اخلاق جیسے کہ جھوٹ، دغا مکر وفریب

خیانت و اجارہ داری اور لوگوں کی مجبوریوں کا ناجائز فائدہ اٹھانا ان سبھی برے کاموں سے نہ روکے تو اس کا روزہ روزہ ہی نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ""بیشک نماز برائی اور بری باتوں سے روکتی ہے"[عنکبوت:۴۵] ارشاد باری تعالی ہے:"الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ""حج چند معلوم مہینوں میں فرض کیا گیا ہے تو جو ان میں حج کی نیت کرے، تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا"[بقرہ:۱۹۷] ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو وہ یہ بات جان لے کہ اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے بھی ہیں جن کے روزے سے ان کے حصے میں صرف بھوک آتی ہے اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے بھی ہیں جن کے قیام سے ان کے حصے میں صرف شب بیداری آتی ہے۔

چوں کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں صاف صاف بتادیا کہ روزے کا اولین مقصد تقوی اختیار کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے اگلوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقوی اختیار کرو"[بقرہ:۱۸۳] کیوں کہ تقوی ایسا وصف ہے جو تمام صفاتِ حسنہ کو شامل ہے۔ جیسا کہ قرآن میں مختلف ایمانی اور اخلاقی اقدار کو ذکر کرنے کے بعد اس صفت کا ذکر کچھ اس انداز میں کیا گیا، ارشاد باری تعالی ہے:"لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ""کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو، ہاں اصلی نیکی یہ کہ

ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر، اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں" [بقرہ:۱۷۷]

یہی وجہ ہے کہ جو سچا روزہ دار ہوتا ہے وہ صبر اور عفو و درگزاری جیسے اخلاق سے آراستہ ہوتا ہے، حتی کہ نبی ﷺ نے اس ماہ مبارک کو ماہِ صبر سے ہی یاد فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ماہِ صبر (رمضان) میں روزہ رکھنے اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے سے پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس لیے رزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے غصے کو پی جائے، اور جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے، اور جس نے اسے محروم رکھا ہے وہ اسے عطا کر دے، جس نے اس کے ساتھ برا سلوک کیا ہے وہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو کوئی روزہ رکھے وہ اس دن نہ تو کوئی گندی بات اپنے منھ سے نکالے، اور نہ جھگڑا کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا پھر اس سے جھگڑا کرے تو وہ اس سے کہے: میں آج روزے سے ہوں! ارشاد نبوی ﷺ ہے: روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے، لہذا اس حالت میں نہ تو کوئی گندی بات کرے اور نہ ہی جہالت والے کام کرے۔ لہذا روزہ گناہوں اور بد اخلاقی سے ڈھال ہے اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے ڈھال بن جائے گا۔ روزہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کا سینہ لوگوں کے لیے تنگ ہو جائے اور آپ دوسروں کا دل توڑ دیں، بلکہ روزہ تو اخلاق کو سنوارتا ہے، کردار کو اچھا بناتا ہے اور انسان میں اچھے اقدار پیدا کرتا ہے۔

برادرانِ اسلام!

روزہ انسان کے اندر اخوت ومحبت، بھائی چارگی اور ایک دوسرے کی مدد کرنے جیسے اعلی اقدار کے احساسات کو نیا جنم دیتا ہے، پھر اس کے اندر سے جود وسخا کرم ونوازش کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (٧) وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (٨) إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا (٩) إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (١٠) فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا (١١) وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا" "اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے (٨)اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو(٩)ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے(١٠)بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے(١١)تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی(١٢)اور ان کے صبر پر انہیں جنّت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے" دہر:٦-١٢۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا اسلام سب سے بہتر ہے!؟ تو آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور جانے اور انجانے کو سلام کرنا۔

چوں کہ اخوت ومحبت اور جود وسخا اور کھانا کھلانے کا ثواب عام دنوں میں بھی بہت عظیم ہے اس لیے ماہِ رمضان میں ان چیزوں کا ثواب تو بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے کسی روزے دار کو روزہ افطار کروایا تو اسے روزہ دار کی ہی طرح ثواب ملے گا، ذرا بھی اس کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں تو بہت زیادہ بڑھ جایا کرتی تھی۔

کتنا اچھا ہوتا اگر ہم رمضان کی حقیقت کو جان سکتے اور عظیم اخلاق واقدار سے اپنے آپ کو آراستہ کر لیتے! حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ اور تمہاری زبان جھوٹ بولنے سے اور گناہ کرنے سے روزہ رکھ لے، پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور اس دن تمہارے اوپر وقار وسکون ظاہر ہو۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!